OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.*

ISSN (Print) : 2519-7932
ISSN (Online) : 2521-067X
April-June-2022
Vol: 7, Issue: 26
Email: abhaath@lgu.edu.pk
OJS: https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

مغربی ممالک میں اسلاموفوبیا کا بڑھتا ہوا رجحان، اسباب، اثرات اور تدارک، اطلاقی جائزہ

The increasing Islamophobia in Western countries, causes, effects and confronting it ,an Applied overview

Ata urrehman
MPhil Research Scholar, Sheikh Zayed Islamic Center, University of Karachi: attahashmi400@gmail.com

Muhammad Mehrban Barvi
Faculty Member Sheikh Zayed Islamic Center University of Karachi: Mehrbanbarvi2@yahoo.com

Abstract:
When the Ottoman Caliphate fell in the last century The map of the Islamic world changed and the major countries were divided into small states. The Muslims turned to the West to live in it. They flocked to become among the minorities in Europe and America. Nevertheless, most of them adhered to what they carried of religion, civilization and culture. This is in addition to the rise of some Islamic movements in Islamic countries. This is what prompted the West and its thinkers to fear the renaissance of Islam and the unity of Islamists again, and then their control over the land from what preceded in the past centuries. Hence, Western writings have continued to search and investigate the necessary ways In order to surround and limit Islam and warn of the dangers expected from it , most of these studies were not free from fabrications and claims. Researches and works have been serialized from the West, and they are modern in form and outdated in content. Many books, letters, and magazines came under the name Islamophobia, but most of them searched for some aspects of the subject and did not contain it in all its forms. Therefore, we tried to comprehend the aspects of the subject in this brief research and clarify what are the reasons for the West's fear of Islam? And what are the facts? What is the treatment for this problem etc.

Keywords: Islamophobia, Western, Causes, Effects, Remedies, Growing, Trend.

پچھلی صدی میں جب مسلمانوں کے سر پر خلافت کا سایہ ختم ہوا اور خلافت عثمانیہ کا دور المناک مراحل کے ساتھ اختتام پذیر ہوا اور اسلامی دنیا کا نقشہ یکسر تبدیل ہو گیا۔ ایک بڑی ریاست چھوٹی چھوٹی ٹکڑوں میں تقسیم ہونے لگی اور کئی مسلمان ممالک کے باشندے یورپی و امریکی ممالک کا رخ کرنے لگے اور وہاں اقلیتوں کی صورت میں رہائش پذیر ہوئے تو اس وقت بھی وہ اپنی تہذیب، اسلامی اقدار و روایات کو تھامتے رہے۔ اس کے علاوہ مسلم ممالک میں کئی جگہ مختلف قسم کی اسلامی تحریکی کاوشیں جاری رہیں۔ یہی وہ بات تھی جس نے مغربی متعصبین کو اس بات پر سوچنے پر مجبور کیا کہ کہیں یہ مسلمان ایک بار پھر ایک اتحاد کی صورت اختیار کر دوبارہ پوری دنیا پر اپنی مضبوط حکمرانی کی تگ و دو میں نہ لگ جائے؛ اس لئے وہاں سے مسلم اقلیتوں کو پریشان کرنا شروع کر دیا گیا۔ جہاں اسلامی اقدار و روایات پر طنزیہ اور اعتراضیہ حملے شروع ہو گئے وہیں مقیم مسلمانوں کی زندگی بھی کئی سارے ممالک میں منڈلاتی خطروں کی نذر ہونے لگی۔ یہ ایک الگ بات ہے کہ وہ دعوے اور حملے حقیقت سے عاری تھے اور اکثر حصہ درستگی پر مشتمل نہیں تھا۔

یہ ایک معاشرے میں زندہ مسئلہ ہے جس کا سامنا یورپی اور امریکن ممالک میں مقیم مسلم اقلیت آئے روز کر رہے ہیں۔ اور اقوام متحدہ کے بین الاقوامی پلیٹ فارم سے ہوتے ہوئے ملکی بلکہ کئی ممالک کے صوبائی سطح کے قانون ساز و غیر قانون ساز اداروں میں اس پر مسلسل بات چیت ہو رہی ہے۔ اسباب اور ان کے سد باب پر غور کیا جا رہا ہے۔ مزید یہ کہ اس موضوع پر دیگر تحقیقات میں انفرادی واقعات کو سامنے رکھ کر جزئی طور بحث کی گئی ہے جبکہ اس ریسرچ پیپر میں ہم اس پر تفصیلی اور جامع انداز میں بات کرنے کی کوشش کریں گے۔

اسلاموفوبیا کا تعارف:

موجودہ زمانے میں ایک اصطلاح غالباً سب سے زیادہ مشہور ہے اور وہ ہے "اسلاموفوبیا"۔ یہ اصطلاح پچھلے دو عشروں سے زیادہ سننے میں آرہا ہے۔ اتنی بات تو یقینی ہے کہ اس اصطلاح کا موجد مغرب ہی ہے؛ البتہ مختلف جگہوں پر اس کے استعمالات مختلف ہونے لگے۔ کہیں "اسلام کا خوف" کہیں "الخوف الغربی" کہیں "اسلام کی دہشت" وغیرہ۔ ذیل میں ہم اس کا لغوی اور اصطلاحی معنی ذکر کریں گے:

اسلاموفوبیا کا لغوی معنی:

فوبیا کا لفظ یونانی زبان کے لفظ "Phobos" سے نکلا ہے۔ڈکشنری میں اگر ہم اس لفظ کو لغت کے نقطہ نظر سے دیکھیں گے تو اس کا کوئی مطلب نہیں بنتا؛ البتہ "علم نفسیات" کے متعلقہ ڈکشنری میں اس اصطلاح کا معنی خوف اور دہشت کے ہیں۔ یہ لفظ دو لفظوں سے بنا ہے "اسلام" اور "فوبیا" ان دو لفظوں کے درمیان انگلش کا ایک لفظ "o" بڑھا دیا گیا ہے تا کہ اگلے اور پچھلے لفظ کے درمیان نسبت پیدا ہو جائے اور ایک ربط قائم رہے۔ فوبیا جس لفظ کے ساتھ مل جائے تو اس کے متعلق خوف، نفرت اور دہشت کا معنی دیتا ہے جیسے:

1۔ اسلاموفوبیا یعنی اسلام کا خوف، اس سے نفرت و دہشت۔

2۔ ہائیڈروفوبیا(Hydrophobia) پانی کا خوف۔

3۔ ایکروفوبیا(Acrophobia) بلندیوں کا خوف۔

4۔ سائنوفوبیا(Cynophobia) کتوں کا خوف۔

"علم نفسیات" میں فوبیا کی جتنی تعریفیں ہیں ان سب میں یہ بات قدر مشترک ہے کہ فوبیا ایک اعصابی اور نفسیاتی خوف ہے جس کے اسباب واضح یا معلوم نہیں ہیں۔ اسی طرح یہ ایک بیماری ہے جس کے علاج کیلئے علم نفسیات میں حل پیش کئے جاتے ہیں؛ کیونکہ اس بیماری کے اثرات کسی بھی بیمار پر جان لیوا ہونے کی حد تک منفی پڑسکتے ہیں۔

مذکورہ بالا بحث سے یہ حاصل ہوا کہ لغت میں اسلاموفوبیا کا معنی ہے اسلام کا بے جا خوف و دہشت، وہ نفرت جس کے اسباب واضح نہ ہوں۔

اصطلاحی تعریف:

اصطلاحی تعریف عموماً لغوی معنی سے جڑی رہتی ہے؛ اس لئے جن حضرات نے اسلاموفوبیا کی تعریف کی ہے ان میں بھی یہی نظر آتا ہے۔ ذیل میں ہم چند مشہور تعریفوں کا ذکر کریں گے:

ڈاکٹر سعید حسین لاوندی لکھتے ہیں "اسلاموفوبیا دراصل فرانسیسی زبان سے آئی ہے اور یہ اس حقیقت کی اشارہ ہے جو مغربی لوگوں کے ذہنوں میں میڈیا کے ذریعے رچی بسی ہے کہ اسلام اور اسلامی تشخص کی شکل انتہائی بگڑی {خوفناک اور بھیانک} ہوئی ہے جو اس معاشرے کے پرامن مستقبل کیلئے ایک خطرہ ہے "[1]۔

رنی میڈ ٹرسٹ کی رپورٹ میں اسلاموفوبیا کی تعریف کچھ یوں ہے:

"An outlook or worldwide view involving an unfounded dread and dislike of Muslims which results in practices of exclusion and discrimination" .

ترجمہ: ایک سوچ یا ایک عالمی سطح کی رائے جو بے بنیاد نفرت اور خوف پر مبنی ہے جس کے نتیجے میں تمام معاملات میں مسلمانوں کے ساتھ ایک امتیازی سلوک اور بے گانگی برتی جاتی ہے۔

ایک امریکی مصنف Stephen Schwartz نے اسلاموفوبیا کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

"The condemnation of entirety of Islam and its history as extremist, denying existence of moderate Muslim majority, regarding Islam as a problem for the world, treating conflicts involving Muslims as necessarily their own fault, insisting that Muslims make changes to their religion and inciting war against Islam as a whole"[2].

ترجمہ: اسلام کی ہر چیز کی مذمت کرنا، اس کی تاریخ کو پر تشدد قرار دینا مسلمانوں میں اعتدال پسند اکثریت کی نفی کرنا، اسلام کو پوری دنیا کیلئے ایک مسئلہ بنا کر پیش کرنا، مسلمان دنیا میں جہاں بھی معرکہ آراء ہیں اس میں انہی کو ہی قصوروار ٹھہرانا، مسلمانوں کیلئے ان کے مذہب میں تبدیلی لانے پر اصرار کرنا اور ان کے خلاف محاذ جنگ شروع کرنا"۔ درج بالا تعریفات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اسلاموفوبیا کی تعریف یوں کرسکتے ہیں:

"اسلام کے بارے میں وہ غیر شعوری اور بلاسبب خوف جو مسلمان اقلیتوں کے ساتھ بین الاقوامی سطح پر نامناسب رویہ کا سبب بن رہا ہے"۔

حاصل یہ کہ یہ اہل مغرب کی ایک اصطلاح ہے جس سے اسلام اور مسلمان نفرت عیاں ہوتی ہے اور ان کے ہاں دین اسلام کا تصور ایک وحشی دین کا ہے جسے قبول کرنے سے اس کو قبول کرنے والے بھی سفاک، اجڈ اور

---

[1] سعید اللاوندی، فوبیا الاسلام فی الغرب، دار اخبار الیوم، ط 1، ص 14۔
Seaad al lawandi,Phobia al islam fil gharb, (Dar-u-akhbar al youm edition 1)2014 page 14.
[2] https://www.coursehero.com/file/106460436/61112180-Islamophobiadoc/

جاہل بن جاتے ہیں اوراس تصور کو تقویت دینے کیلئے مسلم ممالک میں ہونے والے واقعات کو سامنے رکھ کر دہشت گردی کو اسلام سے جوڑتے ہیں۔

اسلاموفوبیا کے اسباب

اسلاموفوبیا کے اسباب بنیادی طور پر ہم دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

اسلام کی ذاتی خصوصیت سے پیدا ہونے والے اسباب

مغرب اور اسلام کے تعلقات کے مختلف پہلو ہیں مگر ان تعلقات کی خرابی میں سے زیادہ شدت پچھلے دو عشروں میں آئی ہے خاص کر سوویت یونین کے سقوط کے بعد اور نائن الیون کے بعد تو مغرب کی اسلام دشمنی کھل کر سامنے آئی۔ مذہب کو اپنی عداوت کا نشانہ بنایا گیا کہ وہ اپنی حقیقت میں متشددانہ تشریحات پر مبنی دین ہے جس کے نتیجے میں دہشت گردی اور قتل وغارگری جیسے قابل مذمت کام ہی سامنے آسکتے ہیں، "معاصر یورپی سیاست پر اگر گہری نظر ڈالی جائے تو یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ ان کی نظر میں اسلام ہی سب سے بڑا دشمن ہے اور اسی نقطہ نظر سے عرب اور دیگر اسلامی ممالک کے بارے میں موقف اپنائے جاتے ہیں، اگر مغرب نے صلیبی جنگوں کے ذریعے پرانے زمانے میں اسلام اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کی کوشش کی ہے تو آج وہی مغرب از سرِ نو نئے لشکر، نئی فکر اور نئے اہداف کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہے"[3]۔

مغرب میں اسلام اور مسلمانوں کا پھیلاؤ

نائن الیون کے بعد اسلام یورپی ممالک میں کافی مقدار میں پھیلنے لگا اور عیسائیت کے بعد دوسرے نمبر پر آنے لگا۔ ایک امریکن ادارے "پیو" انسٹیٹیوٹ نے 2010ء میں کچھ اعداو شمار جاری کئے تھے جس کی روشنی 2020ء میں "الخلیج اون لائن" نے پانچ مغربی ممالک کو ایک سروے کیلئے منتخب کیا جس میں تین امور کو رکھا گیا۔ کل آبادی، مسلمانوں کی موجودہ آبادی، اور آنے والے دو عشروں میں متوقع تعداد اور وہ کچھ یوں ہے:

---

[3] خباب, مروان الحمد, قوانين حظر النقاب ... قراءة في الخلفيات الفكرية والسياسية، بغداد، دارالرشيد ، 2008 م,ص56 .
Khabab, Marwan al Hamd, Qawaneen-u-Hazre al niqab,Qiraatun fil khalfiyyat al fikriyya wal siyasiyah, Baghdad,(Darul rasheed edition)2008 page 56 .

پیو انسٹیٹیوٹ نے 2050ء کو یورپ کی تاریخ کا ایک انقلابی نقطہ قرار دیا ہے، 2010ء میں مسلمانوں کی کل

نمبر شمار	ملک کا نام	کل آبادی	مسلمانوں کی موجودہ آبادی	مسلمانوں کی متوقع آبادی
1	امریکہ	37 ملین	3.5 ملین	8.1 ملین
2	روس	14.5 ملین	25 ملین	70 ملین
3	جرمنی	82.7 ملین	4.6 ملین	5.9 ملین
4	فرانس	67 ملین	5 ملین	8.6 ملین
5	برطانیہ	66 ملین	3 ملین	6.5 ملین

تعداد 1.6 ارب تھی جبکہ عیسائیوں کی تعداد 2.17 ارب تھی۔ اگر یہ تعداد اسی تناسب سے بڑھتی رہی تو 2050 میں یورپی ممالک میں مسلمانوں کی تعداد کچھ یوں ہو گی:

نمبر شمار	ملک کا نام	2050 میں مسلمانوں کی آبادی	کل آبادی کی فیصد
1	فرانس	8.6 ملین	12.7٪
2	برطانیہ	6.5 ملین	9.7٪
3	جرمنی	5.9 ملین	8.7٪
4	اٹلی	6.3 ملین	8.3٪
5	اسپین	1.8 ملین	4.6٪
6	ہالینڈ	1.5 ملین	9.1٪
7	بیلجیئم	1.2 ملین	11.1٪
8	سویڈن	1 ملین	11.1٪

مغربی ممالک میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی کو وہاں کا متعصب طبقہ اچھی نظر سے نہیں دیکھتا؛ کیونکہ مسلمان ہونے والوں میں نہ صرف عوام ہیں بلکہ فکری طور پلنے بڑھنے والے بھی شامل ہیں۔ اسلام میں داخل ہونے کے کیا اسباب ہیں؟ اس پر اس مختصر مقالے میں بات کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

اسلاموفوبیا کے کام کرنے کے اسالیب و محرکات

اسلام کے پھیلاو کو روکنے کے خلاف شروع دن سے ہی مختلف ہتھکنڈے اور طریقہ کار اپنائے گئے۔ یہ طریقہ کار اپنے معاشرتی ماحول کے لحاظ موجود وسائل وذرائع اور امکانات کو مد نظر رکھ کر اپنائے گئے۔ اسلام اور دیگر سلطنتوں کے تعلقات کی بنیاد تلوار ہی تھی جو تبوک سے ہو کر موتہ کے میدانوں میں ظاہر ہوئی اور قرون وسطی میں پھر صلیبی جنگوں کی صورت میں اس کا مظاہرہ ہوا۔ اس ضمن میں مغرب نے روایتی طریقوں کو بھی اپنایااور عصر حاضر کے تقاضوں کو دیکھتے ہوئے نئے طریقے بھی استعمال کئے۔ ذیل میں ہم ان دونوں طریقوں کا ذکر کریں گے:

(الف):روایتی اسالیب:

روایتی طریقوں میں استشراق، استعمار، تغریب اور یہود ودیگر برائے نام مسلمانوں کے ساتھ اتحاد ویکجہتی۔ ان میں سرفہرست استشراق ہے۔

1- استشراق:

استشراق کی کئی ساری تعریفات کی گئی ہیں ان کو مد نظر رکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ استشراق مشرقی {اسلامی} اقوام، ان کی تاریخ، ادیان، لغات، معاشرتی حالات، ممالک، زمینیں، ثقافت وتہذیب کا بغور مطالعہ کرکے انہیں اپنے فکری اور حکومتی غلبہ کے ماتحت رکھنا۔ اس تعریف کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ استشراق اسلام کے بارے میں مخالف عقیدوی اور فکری موقف رکھتا ہے جس کا مقصد مسلمانوں کو اپنے دین کی تعلیمات کے ارد گرد اکٹھا رہنے سے روکنا ہے۔ مستشرقین نے انیسویں صدی کی نصف سے لیکر بیسویں صدی کے نصف تک 60 ہزار کتابیں تصنیف کی ہیں[4] جن کی اکثریت اسلام کے قطعیات، شعائر، دینی اور تاریخی ورثہ کو مشکوک بنانے پر

---

[4] بفانمولر, جوستاف سيرة الرسول في تصورات الغربيين ، بيروت, دار الكتب, 2013 ص110۔
Pfännmüller ,Gustav,Seeratur rasool fi Tasawurat al gharbiyeen, Bairut(Darul kutub edition)2013,page 110.

مشتمل ہیں۔ اس میں قرآن کریم سے ہوتے ہوئے احادیث نبویہ اور عربی زبان پر بھی کلام کیا ہے۔ اس تحریک کی ابتداء تیرھویں صدی سے اس وقت شروع ہوئی جب یورپی حضرات نے اسلام کے غلبے اور اس کے اسباب کا مطالعہ شروع کیا۔ بیسویں صدی میں استشراق زوروں پر تھا اور اپنی تصانیف میں فلسفیانہ منہج کو اپنایا؛ کیونکہ جن ممالک سے ان کا تعلق تھا ان کی بنیادوں میں فلسفیت شامل تھی۔ اور فلسفی حضرات عموماً کسی فکر کو اپناتے ہیں اور اس کے بعد اس کیلئے دلائل ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بالکل یہی بات مستشرقین کی تصانیف میں واضح ہیں۔

استشراق کے محرکات میں دینی محرک پہلے نمبر پر رہا ہے جبکہ اس کے ساتھ استعماری محرک، اقتصادی محرک اور علمی محرک بھی شامل ہیں، ان محرکات کو فروغ دینے کیلئے استشراق نے جو وسائل استعمال کئے وہ تصنیفِ کتب، لیکچرز، اسلامی ممالک میں یورپی طرز کے اداروں اور یونیورسٹیوں کا قیام، مغربی افکار کے حامل جرائد ومجلات کی صورت میں سامنے آئے ہیں۔ ان تمام وسائل کو استعمال کرنے اثر یہ ہوا کہ عالمِ اسلام کا ایک بہت بڑا طبقہ اس تاثر کا شکار ہوگیا کہ ان کے پاس عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق بڑھنے کے امکانات نہ ہونے برابر ہیں، اسی طرح پڑھے لکھے طبقے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ وہ مغربی مفکرین کی آراء کو حرف آخر سمجھنے کے ساتھ ساتھ ان کے مناہج اور اسالیب کا دفاع بھی کرتے ہیں۔ اس بڑھ کر روحانیت سے عاری ہر چیز میں مادیت کے حامل سوچ کے لوگ عالمِ اسلام میں ابھرنے لگے اور اسلامی تعلیمات کے تمام حصوں کو مادی نقطہ نظر سے دیکھ کر ان پر اعتراضات کرنے لگے۔ سیکولرزم کے نعرے جگہ جگہ بلند ہونے کے ساتھ آزادئ فکر کی آڑ میں اسلامی مقدسات اور مسلمات پر انگلیاں اٹھانے لگے۔ یہ تسلسل تاحال جاری ہے جو عرب ممالک کے ساتھ ساتھ دیگر اسلامی ممالک کو بھی لپیٹ میں لے چکا ہے۔

2- استعمار:

استعمار کی تعریف ہم یوں کرسکتے ہیں "ایک ریاست یا قوم کا دوسری ریاست یا قوم پر غلبہ پانا تاکہ مغلوب کا سرمایہ لوٹ کر اور ان کے افراد کی طاقت کو قابو میں رکھ کر ان کو اپنے مختلف مفادات کیلئے انویسٹ کرسکے"[5]۔ یہ

[5] الميداني, عبد الرحمن حبنكة ,أجنحة المكر الثلاثة وخوافيها ،مصر, دار الدعوة.2008 ص51۔
Al maidani,Abdulrehman Hubnuka, Ajnihatul mak-e-alsalasa w khawafeeha,Egypt(Darul dawah edition)2008, page 51.

تعریف استعمار کے تقریبا تمام اقسام کو شامل ہے۔ اس میں جہاں براہ راست قبضہ شامل ہے جیسے مقبوضہ فلسطین وہیں ان کی فکری طاقت کو سلب کرنا اور اپنی طاقت کے موافق آزادی کو ختم کرنا بھی شامل ہے جیسے پچھلی صدی میں اکثر ممالک کے ساتھ ہوا۔ استعمار صنعتی انقلاب اور جغرافیائی دریافتوں کے نتیجے میں آیا اور انہی دونوں کو وسعت دینے کیلئے متوسط اور غریب ممالک پر چڑھائی کی گئی۔ مقاصد کے راستے میں حائل ہونے والی اسلامی تحریکوں کو بھی نشانہ بنایا جیسے سوڈان، جزائر، مراکش اور برصغیر میں ہوا۔ استعماری اہداف میں بہت سارے امور شامل ہیں جن میں اسلامی قوانین کی بجائے دیگر انسانی قوانین کو نافذ کرنا اور اسلامی تعلیم اور اوقاف کے نظام کو ختم کرنا؛ کیونکہ مغربی استعماروں کو یہ ادراک ہوا کہ جو نسل اسلامی تعلیم سے بہرہ ور نہ ہو وہ ان کے مقابلے کی سکت نہیں رکھتی۔ اسی طرح غیر مسلم اقلیتوں کو اتنے حقوق دلوانا کہ وہ ریاستی تخت تک پہنچ سکے اور نئی نسل کی کیفیت ایسی بنانا کہ وہ اسلام کی طرف اپنی نسبت کرتے ہوئے شرماجائیں۔

3تغریب:

تغریب ان روایتی طریقوں میں سے ایک ہے جس کے ذریعے مغرب نے اسلامی بہاو کا راستہ روکنے کی کوشش کی ہے۔ تغریب کا معنی ہے" ایک ایسی جدید عقلیت پسندی کی تخلیق جس کا مدار مغربی تصورات فکر ومعیارات پر ہو تاکہ اس کے ذریعے اسلامی معاشرے واسلامی فکر کا مقابلہ کیا جائے اور اس ہدف کے ساتھ کہ مغربی تہذیب دوسری اقوام کی تہذیب پر بالعموم اور اسلامی تہذیب پر بالخصوص غلبہ پاسکے"[6]۔ یہاں پر بعض حضرات کا گمان یہ ہے کہ تغریب کا مطلب ہے کہ مسلمانوں کا مغرب کی ذہنیت کو قبول کرنا جبکہ یہ بات درست نہیں ہے بلکہ تغریب کا دائرہ اس سے بڑھ کر ہے اور وہ ہے ایک فکری دائرے کی تخلیق جس کا مقصد مسلمانوں کے عزم وہمت کو شکوک وشبہات کا شکار کرکے کم ہمت بنانا اور یہ کہ مسلمان صرف اور صرف ایک مادی نقطہ نظر سے تمام چیزوں کو دیکھیں جو اسلام کے عطاء کردہ ایک مکمل اور مثبت عقیدے سے بالکل الگ تھلگ ہو۔

[6]المجلس الاعلى للشوون الاسلامية ، التغريب اخطر التحديات في وجه الاسلام، ص 4، الطبعة الثانية، ، جمهورية مصر العربية، 1966 م.

The Supreme Council for Islamic Affairs, Westernization, the most dangerous challenges in the face of Islam, pg. 4, second edition, Arab Republic of Egypt, 1966 AD.

4- معاصر فکری مذاہب:

مغرب میں کلیسا کی اجارہ داری، مذہبی طبقے کے بے جا تشدد اور معاشرتی مسائل کیلئے کوئی حل تلاش نہ کرنے کی وجہ سے مغربی لوگوں نے وہ راستے تلاش کرنا شروع کئے جن کے ذریعے وہ کلیسا سے اپنے آپ کو چھڑا سکیں اور وہ راستے سیکولرازم، لبرل ازم اور قوم پرستی کی صورت میں سامنے آئے۔ ذیل میں ہم مختصراً ان پر بات کریں گے:

5- سیکولرازم:

سیکیولرازکا متفق علیہ معنی یہ ہے کہ دین اور ریاست کو الگ الگ کرنا، مغرب میں اس کے پیدا ہونے کے اسباب میں نصرانیت کے دینی طبقے کا عوام کا استحصال کرنا، مالی بے قاعدگیاں کرنا، سیاسی مور میں مداخلت کی وجہ سے اہل دین کا دیگر لوگوں کی طرح سرکشی کرنا، علمی کوتاہی کرنا کہ پرانے تجربات کو دین کا حصہ بنانا اور اسی طرح کنیسہ کا ہمیشہ سائنسی حقائق کے منافی چلنا وغیرہ شامل ہیں۔ اسلامی ممالک میں سیکیولرازم اس وقت داخل ہوا جب استعمار نے اپنے پنجے گاڑ دیئے اور مغرب میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے مسلمانوں کے نوجوان تعلیم کے ساتھ افکار میں مغرب زدہ ہو کر کلیدی مناصب پر براجمان ہوئے اور اسلامی ممالک میں جیسے ترکی، شام اور لبنان وغیرہ میں امریکی و برطانوی اداروں کا قیام ہوا اور وہاں کے فضلاء نے اقتدار تک رسائی حاصل کی۔ اسلام کا موقف اس حوالے سے واضح ہے کہ اگر سیکیولرازم کا معنی لادینیت ہے یا زندگی اور ریاست سے دین کی علیحدگی ہے تو اس کا انکار بہر صورت لازمی ہے۔

(ب) اسلاموفوبیا کے نئے اسالیب:

اسلامی افکار اور اسلامی بہاو کا راستہ روکنے کیلئے مغرب کے نئے طریق کار کچھ تبدیل ہو چکے ہیں۔ ان میں سول سوسائٹی ادارے، اندرونی ایجنٹ، اسلامی تحریکوں کے خلاف مزاحمت اور من گھڑت الزامات و فریب آمیز اصطلاحات کا پھیلاو شامل ہیں۔ ذیل میں ہم ان سب پر مختصر ابات کریں گے:

1- سول سوسائٹی ادارے:

ان اداروں کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے "وہ غیر حکومتی نیٹ ورک جو سوسائٹی کے افراد پر مشتمل ہو اور پہلے سے طے شدہ اہداف کے مطابق سوسائٹی کی ترقی، پبلک کے معاشی درجے کی بہتری اور انسانی حقوق کی ضمانت

کیلئے کام کررہے ہوں"[7]۔ یہ ادارے مغرب میں جمہوری روایات کے انحراف کے نتیجے میں سامنے آئے؛کیونکہ کنیسہ اور حاکم طبقہ کے گٹھ جوڑ سے اپنے حقوق کیلئے قائم کی جانے والی جمہوریت بھی مالداروں اور ان کے بیٹوں کے ہاتھوں چلی گئی اور انتخابی مہمات پر ہونے والے خرچہ وہی اٹھاسکتے ہیں۔اور سوویت یونین کے سقوط کے بعد یہ اسلامی ممالک میں مختلف این جی اوز کی صورت میں ظاہر ہوئے ۔ ایک مغربی مفکر کریسٹو فرروئٹر نے اپنے مضمون "میرا بدن بطور اسلحہ۔خودکشی یا استشہاد" میں اس بات کی صراحت کی ہے کہ اسلامی دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کیلئے سول سوسائٹی کے این جی او کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ان باتوں سے یہ اندازہ لگانا آسان ہے کہ این جی اوز اور معاشرتی فلاحی ادارے تخریب کی ایک نئی اور زمانے کے حالات کے موافق شکل ہے جو مغرب میں رہنے والے مسلمانوں کو زیر کرنے اور اسلامی معاشروں کو حتی الامکان خوشنما انداز میں بگاڑنے کا ایک ذریعہ ہے۔

این جی اوز اور دیگر اداروں نے اپنے مقاصد کو کچھ دلکش نعروں کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کی ہے جن میں عورت اور اس کی آزادی زیادہ موضوع بحث بنایا جاتا ہے اور اس بات کا تاثر دیا جاتا ہے کہ وہ اسلامی معاشرے میں شدید مظلومیت کا شکار ہے جس کو حل کرنے کیلئے زندگی کے تمام شعبہ جات میں مساوات ضروری ہے،اسی طرح تعلیم، نسلی امتیاز اور آزادی کے خوشنما نعرے ان کا شعار ہے۔

2- اندرونی ایجنٹ اور مغربی اجیر:

مسلمانوں کی ایک بڑی مصیبت یہ رہی ہے کہ مغرب کے دلدادہ کچھ افراد جو وہاں کی رنگینیوں اور فلسفوں سے متاثر ہوتے ہیں اور اسلامی یا مغربی ممالک میں اسلامی سوسائٹی میں رہ کر بھی مغربیت کا گن گاتے ہیں اور ان کے اہداف کیلئے کچھ شعوری اور ارادے کے ساتھ جبکہ بعض دیگر لاشعوری طور پر کام کرتے آرہے ہیں۔ ان کو وفادار بنانے کیلئے جہاں وسائل کا بے تحاشا استعما ہوتا ہے وہیں اسلامی ریاستوں میں منصب اور جاہ وجلال کا بھی انتظام ہوتا ہے۔اسلامی ریاستوں کے ساتھ تو یہ معاملہ پچھلی صدی کے شروع سے ہی رہاہے جب خلافتِ عثمانیہ کو اندرونی طور پر

---

[7] العتيبي, محمد الفاتح عبد الوهاب, منظمات المجتمع المدني ,النشاة ,الآليات وادوات العمل وتحقيق الاهداف، اليمن, ملتقى المراة ، 1999 م. ص7 .

Al utaibi, Muhammad alfateh Abdulwahhab, Munazzamatul mujtama almadani, alnashah, alaaliyyat w adawatul alamal w tahqeequl ahdaf,Yaman(Multaqa almarah edition)1999,page 7.

ایجنٹوں کے ذریعے غافل رکھ کر پھر بیرونی طور پر ختم کر دیا گیا؛ البتہ اکیسویں صدی میں مختلف وژن کے نام پر اسلامی گہرے شعائر وعادات کی بنیادوں کو آہستہ آہستہ کھوکھلا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ مغربی ممالک میں مسلم اقلیتوں کے خاندانی نظام کو تباہ کرنے کیلئے آزادی، تعلیم اور مساواۃ کے نام پر عورت کو وہاں کے رنگینی میں ڈھلنے کیلئے یہی ادارے عمل پیرا ہیں جبکہ دوسری طرف انہی کے خلاف ماحول بنانے کیلئے میڈیا پر بے بنیاد پروپیگنڈوں کے ذریعے مغربی عوام کو اسلاموفوبیا کا شکار بنایا ہے کہ کہیں حجاب پر حملہ تو کہیں مسجد کو دہشت گردی کا گڑھ سمجھ کر حملہ وغیرہ وغیرہ۔

3- اسلامی تحریکوں کے خلاف محاذ آرائی:

جہاں جہاں استعمار نے پنجے گاڑھے تھے وہیں اپنے پروردہ افراد کو حکومت کیلئے چن کر جانا پڑا اور اس کے مقابل میں جن تحریکوں نے استعمار کے خلاف مزاحمت کی تھی اور ناکامی کا شکار ہوئی اور ان کے بعد والے نسلوں نے یا تو جمہوری عمل میں حصہ لیا یا پھر اسی طرح منتشر طور پر مسلح تحریکوں سے وابستہ رہے ان دونوں کے خلاف ہر قسم کی بین الاقوامی محاذ آرائی کی گئی اور خاص کر مغربی ممالک میں مسلمانوں کو ان کی آڑ میں نائن الیون کے بعد بہت زیادہ تنگ کیا گیا۔ عسکری تنظیموں میں سے تو افغان طالبان کے متفقہ اعتدال کو بھی مغرب نے نہیں مانا یہاں تک اس سال ان سے منوایا گیا اور وہ بھی 20 سال کی مسلسل جدوجہد کے بعد۔ اسی طرح فلسطینی مزاحمتی تحریک "حماس" کو حال ہی میں برطانیہ نے بلیک لسٹ میں ڈال کر بقیہ ممالک سے بھی اس قسم کی درخواست کی جبکہ سیاسی تحریکوں میں عالم اسلام کی سب سے بڑی سیاسی تحریک "الاخوان المسلمون" کی قیادت کو یا تو حسن البناء کی طرح قتل کیا گیا یا پھر سید قطب کی طرح فکری قیادت کو تختہ دار پر لٹکایا گیا جبکہ پاکستان اور انڈیا میں "جمعیت علماء اسلام" اور "جماعت اسلامی" کی قیادت پر مختلف بھونڈی قسم کی الزام تراشیاں کی گئی جن کے پیچھے کچھ حقیقت بھی نہیں نکلی۔

4- من گھڑت الزامات اور فریب آمیز اصطلاحات:

مغربی ممالک نے بیسویں صدی کے آخر میں ہی میڈیا کا سہارا لے کر مسلمانوں کے خلاف محاذ کھول لیا تھا خصوصا جب مسلم علماء نے مغربی افکار و نظریات کی تردید کی اور اسلامی جماعتوں کو مسلم ممالک میں کافی اثر ورسوخ ملا اور دعوتی کام تمام ممالک میں زور پکڑنے لگا تو اس محاذ سے اسلام اور مسلمان مخالف الزامات میں کافی شدت آئی۔ یہ شدت اس وقت بڑھنے لگی جب اشراکیت کا زور ٹوٹنے لگا اور مغربی میڈیا کو ایک ہی ٹارگٹ ملا اور وہ تھا اسلام جبکہ اس سے پہلے اشتراکی نظام اور اسلام دونوں کے خلاف سرمایہ دار مغرب کا میڈیائی محاذ گرم تھا۔ مغربی میڈیا نے جن من

گھڑت الزمات کا سہارالیاوہ بطور نمونہ کچھ یوں ہیں کہ اسلام شدت پسندی کا دین ہے اور اس بات پر مغربی عوام تقریبا یقین کر چکی ہے، اسی طرح مسلم ممالک میں غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق کا نعرہ لگا کر ان کو کلیدی مناصب پر تعیناتی وغیرہ تک کے حقوق منظور کروانا اور جیسے شام، عراق اور ترکی میں کردوں کا مسئلہ، مصر میں قبطیوں کا مسئلہ اور پاکستان میں مسیحیوں اور ہندووں کا مسئلہ وغیرہ۔

اسلاموفوبیا کے اسلام اور مسلمانوں پر مرتب ہونے والے اثرات

یہاں ہم کچھ اعداد وشمار ذکر کریں گے جن سے آزاد پسند مغربی اقوام کا اسلاموفوبیا واضح طور پر سامنے آجاتا ہے۔ ڈاکٹر محمد شہاب الدین سنبلی اپنے مقالے "اسلاموفوبیا، تعریف، اسباب اور حل" میں "گلوبل مانیٹر" کے سروے کے حوالے سے لکھتے ہیں "62 فیصد جرمن باشندے اسلام کی وسعت سے فکر مند ہیں، 33 فیصد لوگ اسلام کی اشاعت سے بہت زیادہ خوف زدہ ہیں اور صرف 29 فیصد لوگ اس بارے میں معتدل رائے رکھتے ہیں، اسی ادارے کے دوسرے سروے میں بتایا گیا ہے کہ 37 فیصد برطانوی باشندوں کا خیال ہے کہ مساجد کے میناروں پر پابندی لگائی جائے، 25 فیصد لوگوں کا کہنا ہے کہ میناروں پر پابندی لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، امریکہ میں 21 فیصد لوگوں کی رائے کہ میناروں پر پابندی لگنی چاہئے جبکہ 19 فیصد لوگ اس کے خلاف ہیں، کینیڈا میں بھی 35 فیصد لوگوں کی رائے ہے کہ میناروں پر پابندی لگنی چاہئے جبکہ 27 فیصد لوگوں نے اس سے اختلاف کیا ہے، اس قسم کے سروے اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ پوری دنیا اسلام اور مسلمانوں سے عمومی طور پر خوفزدہ ہے اور مغرب خاص طور اس بارے میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے"[8]۔

اسلاموفوبیا کے مغربی ممالک میں اثرات:

اوپر ذکر کردہ اسلام کی ذاتی اور دیگر خصوصیات وہ ہیں جو اسلاموفوبیا کے اسباب میں سے ہیں اور مغرب کی پوری کوشش یہ ہے کہ اسلام کے پھیلاو کا راستہ کسی نہ کسی طرح روک لے اور اس کیلئے پچھلے دو عشروں میں مختلف مغربی ممالک نے مختلف وسائل اور ذارائع استعمال کئے۔ ان ذرائع کو مختصرا یوں ذکر کیا جاسکتا ہے:

---

[8] سنبھلی، شہاب الدین و دیگر، مسلم اقلیتوں کے حقوق اور اسلاموفوبیا، ایفا پبلی کیشنز، نئی دہلی، 2011ء. ص 431۔
Sanbhali, Shihabul Deen and other,Muslim Aqalliaton k huqoq or islamopgibia,Dehli(Eifa publications)2011 page 431.

1- اسلام کو ایک رسمی دین کے طور پر نہ ماننا:

یہ مغربی ممالک میں مسلم اقلیتوں کیلئے ایک بہت بڑا مشکل ہے کہ وہاں پر جس طرح یہودیت اور عیسائیت کو ایک رسمی دین کے طور پر قبول کیا گیا ہے وہاں اسلام کو رسمی دین ماننے پر حکومتی پابندی ہے۔ اس کی مثال جرمنی ہے کہ چھیالیس لاکھ مسلمان آبادی کے باوجود اسلام کو آفیشلی طور پر نہیں مانا جاتا ہے۔ اور اس بات کو تقویت دینے کیلئے باقاعدہ سوشل میڈیا پر ووٹنگ کروائی جاتی ہے کہ کیا اسلام کو اس طرح قبول کرنا چاہئے یا نہیں؟ جس کا جواب یقینا نفی میں ہی آتا ہے۔

2-حجاب پر پابندی:

سیکیولرزم کے اصول کے مطابق جسمانی آزادی کسی بھی بندے کا حق ہے مگر اکثر مغربی ممالک میں مسلمان عورتوں پر یہ پابندی ہے کہ وہ نہ تو حجاب میں سرِعام گھوم سکتی ہیں اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی تعلیم حاصل کر سکتی ہے جس کیلئے کبھی یہ دلیل اپنائی جاتی ہے کہ یہ معاشرے کے عورتوں میں طبقات بننے کا سبب ہے اور کبھی یہ کہ عورت کے حقوق کو سلب کرنا ہے جس کی ہم چاہتے ہوئے بھی اجازت نہیں دے سکتے جبکہ بعض اوقات اس کو مغربی حساس مقامات پر عورتوں کے ذریعے حملے کروانے کا سبب گردانتے ہیں[9]۔ الغرض جیسا بھی ہو کسی نہ کسی بہانے اس پر پابندی لگائی جاتی ہے۔ ایسے ممالک کی فہرست کافی طویل ہے جن میں حجاب و نقاب پر پابندی ہے۔

3- آذان و میناروں پر پابندی:

کئی مغربی ممالک میں مساجد کی اجازت تو ہے مگر وہاں آذان دینے کی اجازت نہیں ہے جیسا کہ سویٹزرلینڈ میں جب مسلمانوں کی آبادی بڑھنے لگی تو وہاں کی حکومت نے ایک عوامی ریفرنڈم کروایا جس میں عوام سے یہ رائے لی گئی کہ آیا مساجد سے آذان دینے کی اجازت ہونی چاہئے یا نہیں؟ اکثریت کی رائے جب نفی میں آئی تو آذان پر پابندی لگائی گئی؛ کیونکہ آذان کی آواز سننے پر لوگ تہذیب وثقافت اور ایک دوسرے کی جان پہچان کے فلسفے کے تحت معلومات حاصل کر لیتے اور اس کے نتیجے میں یا تو اسلام لاتے یا اسلام کے قریب ہو جاتے اور نفرت آمیز رویوں اور

---

[9]خباب, مروان الحمد, قوانین حظر النقاب ... قراءة في الخلفيات الفكرية والسياسية، بغداد، دارالرشید ، 2008 م,ص.20
Khabab, Marwan al Hamd, Qawaneen-u-Hazre al niqab,Qiraatun fil khalfiyyat al fikriyya wal siyasiyah, Baghdad,(Darul rasheed edition)2008 page 20

باتوں سے باز آجاتے اور اگر کہیں مسلمانوں کے خلاف کوئی مہم جوئی ہو تو اس کو روکنے میں بھی معاون ثابت ہوتے تھے۔

اسلاموفوبیا کے چند دل ہلا دینے والے واقعات:

اوپر ہم نے ایک نظریہ بھی ذکر کیا تھا کہ اسلاموفوبیا نام کی کوئی اصطلاح نہیں بلکہ یہ نسل پرستانہ حملوں کا ایک تسلسل ہے جو کئی دہائیوں سے چلا آرہا ہے مگر جو واقعات مغربی معاشرے میں مسلم اقلیتوں کے ساتھ رونما ہوئے وہ اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ یہ اسلاموفوبیا ہے نہ کہ نسلی حملوں کا تسلسل۔ ذیل میں ہم چند پرانے اور نئے اہم واقعات ذکر کریں گے:

1۔ قرآنِ کریم کی بار بار بے حرمتی کرنا اور جلانا۔

2۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شبیہ بنانا اور پھر اس کو کارٹون کی شکل میں پیش کرنا۔ ایسے واقعات ڈنمارک اور فرانس سمیت متعدد ممالک میں پیش آئے جس پر پوری مسلم دنیا میں مظاہرے ہوئے۔

3۔ کینیڈا میں جون 2021ء میں ایک ہی مسلم خاندان کے چار افراد کو ایک 20 سالہ لڑکے نے گاڑی کے ذریعے کچل دیا اور تفتیش پر معلوم ہوا کہ یہ پہلے سے طے شدہ منصوبہ تھا۔

4۔مارچ 2019 میں نیوزی لینڈ میں لائیو ویڈیو چلا کر جمعہ کے دن مسجد میں 50 مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔ بعد میں ملزم کو بچانے کیلئے انہیں ذہنی مریض قرار دینے کی کوشش کی گئی۔

5۔ فرانس کے دارلحکومت پیرس میں مسجد سے نکلنے والے نمازیوں کو گاڑی سے کچلنے کی کوشش کی گئی۔ حملہ آور کو پکڑنے کے بعد فرانسیسی میڈیا نے یہ اعلان کیا کہ اس کی ذہنی حالت درست نہیں تھی۔

6۔ فرانس 24 نیوز کے مطابق صرف امریکا میں ڈونلڈ ٹرمپ کی حکومت کے دو سال میں 900 واقعات ریکارڈ کئے گئے جن میں مسلمان عورتوں کو چھیڑنا اور حجاب اتارنا، مسلمانوں پر پستول نکالنا، مساجد پر حملے کی دھمکی دینا وغیرہ شامل ہے۔ اے اے انٹرنیشنل کے مطابق امریکہ کے دو تہائی مسلمان اب تک اسلاموفوبیا کا شکار ہو چکے ہیں[10]۔

7۔ فرانس میں ان واقعات کی تعداد سب سے زیادہ ہے جہاں مساجد پر حملے، جلانا یا ان کی منصوبہ بندی کرنا، گاڑیوں سے کچلنے کے واقعات، ہوٹلوں اور دیگر عوامی مقامات پر مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرنا، مسلمانوں کے قبروں کو مسمار کرنے کی کوشش کرنا حتیٰ کہ حلال گوشت بیچنے والے پر بھی حملے کرنا وغیرہ شامل ہے۔

---

[10] https://www.aa.com.tr/ar

8۔ جرمنی کے بھری عدالت میں ایک باحجاب مسلمان عورت مروہ الشربنی کو 2009ء میں 28 سالہ جرمن الیکس ڈبلیو نے کو چاقووں سے قتل کر دیا۔

9۔ اسپین میں 2015 میں ایک مسجد کو نذر آتش کیا گیا۔ اور تحقیقات میں یہ بات سامنے کہ اس کو فرانس میں ہونے والے حملے کے جواب میں جلایا گیا۔

10۔ مختلف قسم کے ویڈیو گیموں میں مسلمانوں کو دہشت گردوں کی صورت میں پیش کرنا۔ اسی طرح انہی گیموں میں بیت اللہ یا مسجد نبوی کو گولیوں سے نشانہ بنانے کی کوشش کروانا۔

11۔ انٹر نیشنل ائیر پورٹس پر مسلمانوں کے ساتھ امتیازی رور یہ رکھنا جیسا کہ حال ہی ایک امریکی ائیر پورٹ پر سوڈانی خاندان کی ایک عورت کا فیمیل سیکیورٹی کے ذریعے چیکنگ کی بجائے مردوں سے چیکنگ کرواکر اس کا حجاب اتارا گیا جس پر نوبت لڑائی تک پہنچ گئی۔

12۔ مختلف فلموں اور ناولوں میں مسلم تاریخی شخصیات کو یا تو عشق و معاشقے کی صورت میں پیش کرنا جیسے صلاح الدین ایوبی کو مختلف ناولوں میں پیش کیا گیا ہے یا انہیں ڈاکووں کی شکل میں پیش کرنا جیسے باربروسہ کو ایک معروف فلم میں ڈاکو اور راہزن کی صورت میں پیش کیا ہے۔

13۔ مغربی ممالک کی طرح دیگر اسلامی ممالک میں ممتاز اور مقتدی شخصیات کی حیثیت کو مختلف پروپیگنڈوں کے ذریعے مجروح کرنا[11]۔

مذکورہ بالا واقعات تو وہ ہیں جو آئے روز میڈیا کی زینت بن رہے ہیں اور یہ تمام واقعات کسی ذاتی دشمنی یا تجارتی ومادی اختلافات کا شاخسانہ نہیں ہیں بلکہ یہ صرف اور صرف مسلمانوں کے ساتھ اس لئے روا رکھا گیا ہے کہ وہ اسلام کے نام لیوا ہیں اور اسی کا نام لیتے ہیں۔

اسلاموفوبیا کے سدباب کیلئے تجاویز وسفارشات:

تجاویز کے سلسلے میں تمام تجاویز کو دو اصولی اور دیگر ذیلی تجاویز میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اور وہ دو اصولی محاذ ایک داخلی ہے اور دوسرا خارجی۔

---

[11] Taras, Raymond. *Xenophobia and islamophobia in Europe*. Edinburgh University Press, 2012.p23.

1- داخلی محاذ:

داخلی محاذ سے مراد ہے مسلم امت کے سماج سے جڑے مسائل جن میں سب پہلا مسئلہ ہے امت کی شیرازہ بندی ہے اور وہ کچھ یوں ہو سکتی ہے:

1۔ نئی نسل کے ایمان میں پختگی پیدا کرنا تا کہ وہ مسلمان ہونے پر شرمندہ ہونے کی بجائے فخر محسوس کر سکیں اور اس کیلئے تمام تعلیمی، علمی اور دیگر وسائل کو بروئے کار لانا ہو گا۔ اس سلسلے میں سب بڑی ذمہ داری عام طور پر علماء پر عائد ہوتی ہے اور پھر دور سرے مرحلے میں ہر گھر میں موجود والدین پر کہ وہ اپنی اولاد کو اسلامی تربیت کے سایہ میں پروان چڑھائے جس کیلئے ان کا خود بھی سیکھا ہوا ہونا ضروری ہے۔ اس طرح کرنے سے جہاں علاقائی اور بے جا قومی اختلافات کو قابو کیا جا سکتا ہے وہیں مسلکی اور مذہبی اختلافات میں بھی رواداری کو اپنایا جا سکتا ہے۔ حریف سے حلیف تک کا سفر اس آسان مگر عمل میں مشکل نسخے سے با آسانی طے کیا جا سکتا ہے۔

2۔ پوری اسلامی امت میں سیاسی بیداری کی شدید ضرورت ہے جس کے ساتھ علمی پختگی اور تحقیق کا ساتھ ہو اور یہ ذمہ داری حکومتوں پر عائد ہوتی ہے۔ ان دونوں کے ساتھ ہونے سے فکری غلطیوں کے ساتھ صدیوں تک موثر رہنے والی سیاسی غلطیوں سے امت کو بروقت رہنمائی کے ذریعے بچایا جا سکتا ہے۔

3۔ ایسے تعلیمی اداروں کا قیام جن میں عصری و دینی تعلیم کی تفریق کو ختم کر کے یکساں نصاب تعلیم وضع ہو تا کہ اس تعلیم سے بننے والے افراد مغربی رنگینیوں سے زیادہ جلدی متاثر نہ ہوں اور امت کی ترقی و رہنمائی میں کلیدی کردار ادا کر سکیں۔

4۔ سیاسی معاملات میں صرف غیر عالم نہ ہوں جیسا کہ عالمِ اسلام کے اکثریتی حصہ میں ایسا ہو رہا ہے بلکہ اس عمل میں علماء بھی شریک ہوں اور ایسے علماء جن کو سیاسی شعور، سیاسی آگہی کے ساتھ ساتھ سیاسی شغف بھی ہو تا کہ لبرل ازم اور سیکیولر ازم کا مقابلہ ریاستی طور پر کیا جا سکے اور قوانین کے اسلامی اور قابلِ عمل و قابلِ تنفیذ ہونے میں کوئی دقت نہ ہو۔

5۔ مسلم حکام کو اس بات پر قائل کیا جائے کہ وہ او آئی سی اور اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم کے ذریعے غیر مسلم ریاستوں کو اس بات پر قائل کریں کہ اس قسم کے واقعات کی حوصلہ شکنی کے ساتھ مجرموں کو کڑی سزا دی جائے تا کہ ان واقعات کو کسی نہ کسی حد تک روکا جا سکے۔

خارجی محاذ:

خارجی محاذ سے ہمارا مراد ہے مغربی سماج اور عوام سے جڑے وہ مسائل جن کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ان مسائل کا سدباب بھی ضروری ہے۔ بیرونی محاذ پر درج ذیل امور پر کام کرنا ضروری ہے:

1- میڈیا:

میڈیا کے ذریعے سب سے اہم کام یہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف غلط پروپیگنڈوں کا تسلی بخش جواب دیا جائے۔ الزاموں اور من گھڑت باتوں کا سلسلہ یوں تو روز اول سے چلا آرہا ہے اور آج بھی مغربی ممالک میں مسلم اقلیتوں کو انہی رستوں سے تنگ کیا جاتا ہے[12]۔ کمزور پہلوؤں کو سامنے رکھ کر مسلمانوں کو شک وشبہات کی بنیاد پر ہر جگہ ہراساں کیا جاتا ہے جس سے خوف وہراس پھیل کر ایک غیر یقینی اور غیر محفوظ کیفیت پیدا کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں دو کام بہت اہمیت کے حامل ہیں:

1: غیر مسلموں کی ملکیت میں رہنے والے وہ چینلز، جرائد ورسائل جو عوامی مقبولیت رکھتے ہیں ان کی نشاندہی کر کے ان میں مسلمانوں کے موقف کی وضاحت اور پروپیگنڈوں کا جواب مناسب طریقے سے دیا جائے۔

2: مسلمانوں کی ملکیت میں رہنے والے عوامی مقبولیت رکھنے والے چینلز، جرائد ورسائل کے عوام الناس کی ذہن سازی کی جائے جو تہذیب وتمدن پر مبنی ہو اور حالاتِ حاضرہ سے ان کی مکمل آگہی ہو۔ اسی طرح ٹی وی اور دیگر سوشل میڈیا کے چینلوں اور پلیٹ فارم کے ذریعے اسلامی افکار و نظریات کی ترجمانی دلکش و جذاب شکل میں کی جائے۔

خلاصہ ونتائج بحث:

1۔ اسلاموفوبیا اسلام کے خلاف عموماً اور مسلم اقلیتوں کے خلاف اٹھنے والی ایک نئی اصطلاح ہے جس کا معنی اسلام کا وہ خوف ودہشت ہے جو بلا کسی سبب کے مغرب کے ذہن میں ہے۔

2۔ اسلاموفوبیا ایک حقیقت ہے جو نائن الیون کے بعد زور پکڑنے لگا ہے۔

---

[12] Gardner, Rod, Yasemin Karakaşoğlus, and Sigrid Luchtenberg. "Islamophobia in the media: A response from multicultural education." *Intercultural education* 19.2 (2008): 119-136.p36.

3۔ اسلاموفوبیا پرانے صلیبی جنگوں، استعمار، استشراق اور تغریب کا ہی ایک تسلسل ہے جس کیلئے نئے وسائل بھی استعمال ہونے لگے ہیں۔

4۔ اسلاموفوبیا کے اسباب کچھ وہ ہیں جو اسلام کی ذاتی خصوصیات سے نکلتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو دیگر ذرائع سے نکلتے ہیں جیسے میڈیا، این جی اوز، سول سوسائٹی کے ادارے اور مسلم ممالک میں مغربی ایجنٹ وغیرہ۔

5۔ اسلامی پھیلاو کو روکنے کیلئے مغربی ممالک نے مختلف ہتھکنڈے اپنائے ہیں جیسے اسلام کو رسمی طور پر نہ ماننا، میناروں کی تعمیر پر پابندی لگانا اور حجاب و نقاب کو ممنوع قرار دینا وغیرہ۔

6۔ اسلاموفوبیا کے مستقبل میں بظاہر اتنی شدت نہیں رہے گی جتنی ابھی جاری ہے۔

7۔ عالم اسلام کو اسلاموفوبیا اور اس جیسے دیگر ممکنہ مسائل سے نمٹنے کیلئے داخلی و خارجی دونوں محاذوں پر کام کرنا چاہیئے جس میں مسلمانوں کی شیرازہ بندی، میڈیا کو اپنانا اور معاصر مسائل کا تھنک ٹینک کے ذریعے بروقت ادراک کر کے مسلم امہ اور اقلیات کو آگاہ کرنا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License